بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۳۱ ماہ امان ۱۳۲۴ ھش | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۶۴ ھ | ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۷۷

ترسیل زر اور دیگر انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو دل کی تکلیف ہی اور ضعف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

افسوس چودہری سردار خان صاحب ساکن گوکھووال ضلع سیالکوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ آج دوپہر کی گاڑی سے ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ اور قبل از نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب جو امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں بہت کمزور

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں چار نہایت مسرت انگیز تقاریب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دو صاحبزادوں اور دو صاحبزادیوں کے نکاح کا اعلان

قادیان ۳۰ مارچ۔ آج خطبہ جمعہ سے قبل جو مسجد نور میں ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے اپنے دو صاحبزادگان اور دو صاحبزادیوں کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ کا نکاح صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر اور صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کا نکاح سیدہ تنویر اسلام صاحبہ بنت مکرم جناب سید عبدالسلام صاحب سیالکوٹ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ نیز صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کا نکاح سید داؤد مظفر صاحب ابن جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر اور صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ کا نکاح سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

نکاحوں کا اعلان کرنے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو انشاء اللہ العزیز جلد شائع کیا جائیگا۔

ان مبارک تقاریب پر ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ۔ مکرم جناب سید عبدالسلام صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ اور ان کے خاندان کے دیگر افراد۔ مکرم جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ اور حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تمام خاندان کو حضرت میر صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ اور مرحوم کے خاندان کے جملہ افراد کو دلی مبارکباد عرض کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان تعلقات کو متعلقہ خاندانوں نیز اسلام اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

پچیسویں ۲۵ مجلس مشاورت بابت ۴۵ء کا افتتاح اور سب کمیٹیوں کا تقرر

قادیان ۳۰ مارچ آج بعد نماز جمعہ وعصر جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمع کر کے مسجد نور میں پڑھائیں۔ پچیسویں مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو مکرم صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے سابق مبلغ ماریشس نے کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مجمع کو مل کر دعا کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے کہا پہلے دوست میرے ساتھ ... دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ارادوں میں برکت دے۔ ہماری نیتوں کو درست فرمائے اور اپنے فضل سے ہماری رہنمائی کرے۔ ہم جو مشورے دیں۔ ان میں اپنی بڑائی اور شان کے اظہار کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری ہر رنگ میں مدد اور نصرت فرمائے۔ ہمارے سپرد جو کام ہے وہ اتنا بڑا ہے۔ کہ ہماری طاقتوں کو اس سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر اسے سرانجام نہیں دے سکتے۔ اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے۔ کہ وہ ہمیں ایسے اعمال بجالانے کی توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ اس کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی

اس کے بعد حضور نے مجلس مشاورت کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ اور بوجہ علالت حسب معمول اس موقعہ پر تقریر نہ کر سکنے کا ذکر کیا۔ پھر حسب ذیل اصحاب پر مشتمل دو سب کمیٹیوں کے تقرر کا اعلان فرمایا۔

پہلی سب کمیٹی جس کے سپرد نظارت بیت المال کے پیش کردہ بجٹ اور دوسری تجاویز کے متعلق رپورٹ مرتب کرنا۔ نیز نظارت علیا کی پیش کردہ کبڈر کمیٹی کی رپورٹ اور نظارت تالیف واشاعت کی پیش کردہ مرکزی لائبریری کے متعلق تجویز پر غور کرنا کیا گیا۔ حسب ذیل اصحاب پر مشتمل مقرر فرمائی۔ جس کے سیکرٹری ناظر صاحب بیت المال اور صدر خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب کو نامزد فرمایا۔

(۱) شمس الدین صاحب (۲) میاں عبدالکریم صاحب (۳) سیٹھ محمد اعظم صاحب (۴) چوہدری اللہ دتا صاحب (۵) میر محمد بخش صاحب (۶) چوہدری غلام سرور صاحب (۷) چودہری فضل احمد صاحب سرگودھا (۸) ناظر اعلیٰ (۹) میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ (۱۰) سید لال شاہ صاحب (۱۱) خان بہادر نعمت خان صاحب (۱۲) پیر اکبر علی صاحب (۱۳) ناظر بیت المال (۱۴) جائنٹ ناظر بیت المال۔ (۱۵) محاسب صاحب (۱۶) چودہری عبدالحمید خان صاحب راہوں۔ (۱۷) چودہری غلام محمد صاحب حلقہ پوہلہ مہاراں (۱۸) میاں عطاء اللہ صاحب (۱۹) ملک عبدالرحمٰن صاحب قصور۔ (۲۰) چودہری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار (۲۱) میاں محمد یوسف صاحب راولپنڈی۔ (۲۲) نواب محمد الدین خان صاحب (۲۳) شیخ غلام حسن صاحب دہلی (۲۴) گل محمد صاحب (۲۵) دوست محمد صاحب کلکتہ (۲۶) مرزا عبدالحق صاحب (۲۷) چوہدری غلام احمد صاحب (۲۸) ملک اللہ داد صاحب محمود آباد جہلم (۲۹) میاں عبدالمنان صاحب (۳۰) بابو محمد یوسف صاحب گجرات (۳۱) بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر

دوسری سب کمیٹی میں جس کا کام ایجنڈا کی بقیہ تجاویز کے متعلق رپورٹ کرنا تھا حسب ذیل اصحاب کو حضور نے منظور فرمایا۔

(۱) ناظر صاحب دعوت وتبلیغ سیکرٹری۔ (۲) ناظر صاحب تعلیم (۳) قاضی محمد اسلم صاحب (۴) پیر صلاح الدین صاحب ملتان (۵) مولوی سعد الدین صاحب (۶) مرزا غلام حیدر صاحب (۷) سید امجد علی صاحب (۸) مولوی برکت علی صاحب لائق (۹) چوہدری عبدالواحد صاحب کشمیر (۱۰) ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ریسرچ (۱۱) ماسٹر عطا محمد صاحب (۱۲) چوہدری عنایت اللہ صاحب (۱۳) میاں خدا بخش صاحب ادرحمہ (۱۴) ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم (۱۵) عبدالقادر صاحب صدیقی حیدرآباد (۱۶) چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری (۱۷) حکیم عبدالرشید صاحب اجنالہ (۱۸) عبدالکریم صاحب کوئٹہ (۱۹) سید ارشد علی صاحب لکھنؤ (۲۰) چوہدری ابوالہاشم خان صاحب بنگال (۲۱) مرزا بشیر احمد بیگ صاحب نائب ناظر دعوت وتبلیغ۔ (۲۲) مولوی ابوالعطاء صاحب (۲۳) مولوی نذیر احمد صاحب سیرالیون

اس سب کمیٹی کے سکرٹری ناظر صاحب دعوت وتبلیغ اور صدر جناب قاضی محمد اسلم صاحب کو نامزد فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے اجلاس برخاست کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بیت المال کی سب کمیٹی آمد کے ذرائع پر خاص طور پر غور کرے۔ اب جنگ ختم ہوتی نظر آتی ہے۔ اور جنگ ختم ہونے کا اثر ہمارے آمد کے بجٹ پر پڑیگا۔ گذشتہ جنگ کے بعد بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ اور آمد ایک لاکھ ۸ ہزار سے یکدم اسی نوے ہزار پر آگئی تھی۔ اور دس سال تک یہ اثر جاری رہا تھا۔ اس لئے سب کمیٹی ریزرو فنڈ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے۔ آمد بڑھانے اور خرچ کم کرنے کے ذرائع پر خاص طور پر غور کرے۔ چھ بجے کے قریب اجلاس ختم ہوا۔ آج کے اجلاس میں ۴۴۵ نمائندے شریک ہوئے۔ جو صوبجات پنجاب۔ سندھ۔ سرحد۔ یو۔پی۔ بنگال۔ اڑیسہ۔ بمبئی اور ریاست حیدرآباد دکن سے تشریف لائے۔

نام دعا کیلئے پیش کئے جائینگے

فرمایا "سلسلہ کے کام خدا تعالیٰ کے ہیں۔ جو سلسلہ کے کام کرے گا۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائیگا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں۔ یا نہ ہوں۔ کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دے دی ہے۔" کارکن ہوں یا دوسرے احباب جو بھی تحریک جدید کے چندوں کی وصولی میں کوشش کرینگے۔ ان کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائینگے۔ اور جو احباب تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارہویں سال یا دفتر دوم کے سال اول اور ترجمۃ القرآن کا چندہ سو فیصدی مرکز میں داخل کرینگے۔ ان کے نام بھی دعا کے لئے پیش کئے جائینگے۔ آپ ابھی سے اس امر کے لئے ماحول پیدا کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بنگال احمدیہ کانفرنس کا ۲۸واں جلسہ

اخوڑہ ۲۹ مارچ عبدالمالک خادم صاحب نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

بنگال احمدیہ کانفرنس کا ۲۸واں سیشن گذشتہ یکشنبہ و دوشنبہ کو برہمن بڑیہ میں منعقد ہوا۔ مسٹر خلیل الرحمٰن اسسٹنٹ ڈیولپمنٹ آفیسر ڈھاکہ ڈویژن نے فرائض صدارت سرانجام دیئے۔ مکرم الحاج مولوی محمد سلیم صاحب بی مبلغ دیار عربیہ مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔ مولوی اعجاز احمد صاحب مبلغ بنگال اور کئی دوسرے احباب نے قرآن مجید کے الہامی کتاب ہونے۔ نیز سیاسی اقتصادی سوشل اور بالخصوص مذہبی امور میں امن وامان کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم پر تقریریں کیں۔ بنگال اور آسام اور بعض دوسری جگہوں سے بتعداد کثیر نمائندے شریک ہوئے۔ سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ آف بہار نے زنانہ اجلاس کی صدارت کی مستورات نے ریزولیوشن پاس کئے۔ جن میں اپنی ترقی کے لئے اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کا مطالبہ کیا۔

جمبورا (بنگال) کے احمدیوں کا پہلا سالانہ جلسہ

اخوڑہ ۲۹ مارچ عبدالمالک خادم صاحب حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔

جمبورا کھوائی ڈویژن (ریاست تریپورہ) بنگال کے احمدیوں کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ منی پور۔ بٹرہ وغیرہ سے بہت سے لوگ شریک ہوئے۔ حاضرین میں غیر احمدی اور ہندو بھی تھے۔ مسٹر غلام صمدانی خادم بی۔ایل پلیڈر برہمن بڑیہ صدر تھے۔ آپ نے تفصیلاً ان اصلاحی تحریکوں کا ذکر کیا۔ جو وقتاً فوقتاً ہندوستان میں شروع ہوتی رہی ہیں۔ اور بھی کئی علماء نے تقریریں کیں۔ غیر احمدی ملانوں نے اپنے عقیدتمندوں کے ساتھ انتہائی مخالفت کی۔ مگر ان کی تمام کوششیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناکام ثابت ہوئیں۔ ڈویژنل افسروں و پولیس کا انتظام اچھا تھا۔

۲ اپریل کا اخبار شائع نہ ہوگا

ناظرین الفضل نوٹ فرمالیں کہ یکم اپریل کو معمولی ہفتہ وار چھٹی ہوگی۔ اور ۲ اپریل کا اخبار جو یکم کو مرتب کیا جاتا ہے۔ مجلس مشاورت میں مصروفیت کی وجہ سے شائع نہیں ہوگا۔ اگلا پرچہ ۳ اپریل کا ہوگا۔ (مینیجر)

304

مقطعات ——— اور ——— اعدادِ حروف

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

قرآنی مقطعات کی ایک توجیہ بعض لوگوں نے ان کے اعداد کی مناسبت سے بھی کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور دو طرح سے کی ہے ایک تو حساب جمل کے لحاظ سے جو حسب ذیل ہے۔ اس میں ہر حرف کچھ نمبروں کے برابر سمجھا جاتا ہے۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰

ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰

ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰

ض	ظ	غ
۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اس فہرست میں اوپر حروف اور نیچے ان کے اعداد لکھے ہیں۔ اور یہی وہ حروف ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں ابجد۔ ہوّز حطّی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت ثخذ۔ ضظغ والے حروف کہا جاتا ہے۔ اور تاریخی اعداد نکالنے کے لئے یہی کام آتے ہیں۔

دوسری ترتیب حروف تہجی کی ہے جو مدرسوں میں رائج ہے۔ یعنی

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰

ق	ک	ل	م	ن	ہ	و	ی
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

یہ نمبر حروف تہجی کے صرف سیریل نمبر (Serial No) ہیں۔ اور میرے علم میں کبھی نہیں آیا۔ کہ ان اعداد سے کبھی تاریخ وغیرہ نکالنے کا کام لیا گیا ہو۔ کیونکہ جمع ہو کر یہ کوئی بڑا عدد نہیں بنا سکتے۔ برخلاف اس کے ابجد والے اعداد جمع ہو کر ہزاروں کی گنتی پر حاوی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہی تاریخیں اور سنہ نکالنے میں مستعمل ہوتے ہیں اور ہمیشہ سے رائج ہیں۔ اس وجہ سے ہم پہلے انہی کو لیتے ہیں۔ اور ان کے مطابق مقطعات کے عدد نکالتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

طٰہٰ ——— ۱۴
حٰم ——— ۴۸

طٰس ——— ۶۹
یٰس ——— ۷۰
الٓمٓ ——— ۷۱
صٓ ——— ۹۰
قٓ ——— ۱۰۰
طٰسٓمٓ ——— ۱۰۹
الٓمٓصٓ ——— ۱۶۱
کٓھٰیٰعٓصٓ ——— ۱۹۵
الٓرٰ ——— ۲۳۱
حٰمٓ عٓسٓقٓ ——— ۲۷۸

(اور اگر نٓ کو بھی شمار کیا جائے۔ تو اس کے عدد (۵۰) ہیں)

ان اعداد پر اگر نظر ڈالی جائے۔ تو یہ صرف ۲۷۸ سال تک جاتے ہیں آگے نہیں بڑھتے۔ پس اگر یہ اسلامی واقعات یا ترقی و تنزل کے سنین ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ بڑے بڑے اسلامی تاریخی واقعات اور عظیم الشان حادثات کا ذکر تک ان میں نہیں آیا۔ مثلاً بغداد اور خلافت عباسیہ کی تباہی دنیا میں اسلام کا عام انحطاط۔ حضرت مسیح موعود یا امام مہدی کی بعثت اور ان کے بعد کی ترقیاں۔ دجال اور یاجوج ماجوج کا خروج وغیرہ غرض ۲۷۸ سنہ کے بعد کی کسی تاریخ کا ذکر ہی نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اعداد بطور پیشگوئی کے اہم واقعات اسلامی پر منطبق نہیں ہوتے۔ کیا اسلامی تاریخ صرف ۲۷۸ سال تک ہی رہی آگے نہیں چلی؟ یہی وجہ ہے کہ جب ایک یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا۔ کہ یہ اعداد شائد اسلامی زمانہ کے متعلق ہیں۔ تو آپ نے اس کی بات کی تصدیق نہیں کی۔ بلکہ جو جواب آپ نے دیئے۔ وہ انہی سے چکرا کر اور حیران ہو کر چلتا بنا۔ جب ہم قرآن کو خدا کی آخری کتاب مانتے ہیں۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس کے سنین کو ہم صرف ۲۷۸ سال تک محدود کر دیں۔

دوسری بات ان مقطعات کے اعداد کے اسلامی تاریخ سے غیر متعلق ہونے کی یہ ہے کہ ان سنوں میں عملاً کوئی اہم واقعہ اسلامی تاریخ کا وقوع پذیر نہیں ہوا۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ بعض اعداد مثلاً طٰس ۶۹۔ یٰس ۷۰۔ الٓمٓ ۷۱ گنتی کے لحاظ سے اس قدر قریب قریب ہیں۔ اور واقعات اسلامی کی اہمیت کے لحاظ سے استنے خالی ہیں۔ کہ ان کو کسی طرح تاریخی امور پر چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ پے در پے ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱ کے اعداد کو ظاہر کرنا کسی بڑے ہی عظیم الشان واقعہ یا واقعات کے لئے ہونا چاہیئے تھا۔ پس گو عین ممکن ہے کہ مقطعات کے اعداد کسی اور راز کے لئے بتائے گئے ہوں۔ مگر اسلامی تاریخ کے واقعات ان سے حل نہیں ہوتے۔ خصوصاً جبکہ ۲۷۸ کے عدد کے بعد ان کا سلسلہ ہی بند ہے۔ رہے خلافت راشدہ خلافت بنوامیہ اور خلافت بنوعباس کے ختم ہونے کے سنین تو وہ سنہ ۴۰ھ اور سنہ ۱۳۲ھ اور سنہ ۶۵۶ھ ہیں۔ ان مہتم بالشان سنوں کا اشارہ تک بھی مقطعات کے اعداد میں نہیں پایا جاتا۔ اس لئے اگر مقطعات کے اعداد میں کوئی اسرار ہیں بھی تو وہ اسلامی تاریخ کے متعلق نہیں معلوم ہوتے۔ بلکہ وہ کوئی اور اسرار ہونگے جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔

تاریخی عدد اور سنہ نکالنے کے لئے جو قاعدہ ہے۔ وہ بھی اس توجیہہ کے مخالف پڑا ہوا ہے۔ چنانچہ یہ کوئی معروف قاعدہ نہیں ہے۔ کہ کسی بے معنی لفظ کے حروف سے تاریخیں نکال جائیں۔ مثلاً کسی سے اگر پوچھا جائے۔ کہ آپ کی پیدائش کی تاریخ بحساب ابجد کے کیا ہے۔ تو وہ کبھی یہ نہیں کہیگا کہ ظ۔ ف۔ ع میری تاریخ پیدائش ہے۔ [illegible] بولیگا۔ بلکہ ہمیشہ ایک بامعنی نام پیش کرے گا۔ جس کے اعداد میں اس کی تاریخ پیدائش مخفی ہو گی۔ مثلاً یہ کہے گا کہ میرا نام منظور محمد ہے اس سے تاریخ نکال لو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی رواج کے مطابق دنیا کے سامنے کچھ تاریخیں پیش کی ہیں۔ اور ان سب میں یہی التزام ہے۔ کہ الفاظ کے حروف سے عدد نکلتے ہیں اور فقرہ کے الفاظ سے مناسب و موزوں معنے ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے سورۃ والعصر سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آدم کے بعد پیدا ہونے کا تاریخی مادہ نکالا ہے۔ جو ایک بامعنی اور بامطلب سورۃ ہے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی سے جس کے عدد ۱۳۰۰ ہیں۔ چودھویں صدی کے مجدد کا غلام احمد قادیانی نام نکالا ہے۔ اور مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ کے الہام سے مسجد مبارک کی تعمیر کی تاریخ بیان کی ہے۔ جو سنہ ۱۳۰۰ھ ہے۔ اور وانا علی ذھاب بہ لقادرون کی آیت سے آخری اسلامی برکات کا دنیا سے اٹھ جانا مراد لیا ہے۔ جو غدر دہلی کی تاریخ ہے جب اس واقعہ کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کا ہندوستان میں خاتمہ ہوا تھا۔ پس تاریخ نکالنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ تاریخ ایک بامعنے فقرے یا شعر سے نکالی جائے۔ جس کے معنے اس چیز کی حقیقت اور تعریف پر دلالت کرتے ہوں۔ اور اس کے حروف کے اعداد اس واقعہ کی تاریخ اور سنہ پر دلالت کرتے ہوں۔ بغیر ان دو باتوں کے ملنے کے نہ لطافت ہے نہ خوبی ہے نہ رواج ہے اور نہ مطلب حاصل ہوتا ہے بلکہ یونہی دعوے ہی دعوے رہتا ہے۔ مثلاً خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی تاریخ ہجری مغفور کے لفظ سے نکلتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شخص مغفور ہے۔ اور اس کی وفات سنہ ۱۳۲۶ھ میں ہوئی ہے۔ لیکن اگر کوئی بے معنی لفظ مغفور کی جگہ رکھ دیا جاتا۔ مثلاً عن لاہمظ (۱۳۲۶) تاریخ بیان کی جاتی۔ تو گویا عدد تو ٹھیک ہوتا مگر بے معنی لفظ ہونے کی وجہ سے یہ تاریخ لغو اور ناپسندیدہ ہوتی۔ اور ایسی تاریخ پیش کرنا کوئی علمی اور موزوں و مناسب کام نہ ہوتا۔ بلکہ ایک بیہودہ سی بات ہوتی۔ جیسے کوئی کہدے۔ کہ ق ک ت د غ فلاں تاریخی واقعہ کا سنہ ہے۔ اس تمام بحث سے یہ ثابت ہوا کہ بے معنی الفاظ سے تاریخ نکالنا نہ قرآن کی سنت ہے۔ نہ الہامی طریقہ ہے۔ نہ شاعروں اور تاریخی مادہ نکالنے والوں کے ہاں اس کا رواج ہے۔ اگر یہ مقطعات اعداد سے تعلق بھی رکھتے ہیں۔ تو وہ تعلق ابھی تک مخفی اور اسراری حالت میں ہے۔ تاریخی واقعات کے ساتھ نہیں ہے اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ جہاں بعض تاریخی واقعات کسی سنہ کے کچھ قریب بھی آ جاتے ہیں۔ تو وہاں اس سورۃ کا یا ان سورتوں کا تعلق اس تاریخی واقعہ کے ساتھ نہیں معلوم ہوتا۔ پس جب خود سورۃ ہی کا تعلق کسی خاص واقعہ کے ساتھ ثابت نہ ہوا تو صرف مقطعہ کے عدد کو لے کر ہم کیا کر سکتے ہیں۔

اب ہم حروفِ تہجی کے سلسلہ نمبر ۲ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ یہ طریقہ نمبر اور عدد نکالنے کا نہایت غیر معروف ہے۔ اور غالباً "ایجاد بندہ ہے"۔ کیونکہ میں نے صرف ایک صاحب کو اسے استعمال کرتے دیکھا ہے۔ ان کی تاویل کے مطابق یہ عدد بعثت سے شروع ہوتے ہیں نہ کہ ہجرت سے اور وہ صرف ایک مشہور تاریخی واقعہ کو مقطعہ صٓ سے واضح طور پر نکالتے ہیں۔ یعنی صٓ حروف تہجی کا چودھواں حرف ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ۱۴ سال بعثت کے بعد جنگ بدر ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں جنگ بدر کی کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔ میرا یہ اعتراض ہے۔ کہ اگر اس سے جنگ بدر مراد لی جائے۔ تو اس جنگ کی فتح کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کا ذکر فرمانا چاہئے تھا۔ اور جب واضح طور پر یہ پیشگوئی کھلے الفاظ میں قرآن کے اندر کئی جگہ موجود تھی۔ بلکہ ہجرت کے بعد ایک سال کی میعاد کا تعین تک بھی موجود تھا۔ پھر حرفِ صٓ میں اس کے اخفاء کی کیا ضرورت پیش آئی تھی؟

باقی جو اعتراض ابجد والے حروف پر میں کر آیا ہوں وہ اور بھی زیادہ زور اور قوت کے ساتھ اس دوسری ترتیب پر پڑتے ہیں۔ وہاں تو ۲۷۸ سال تک کے واقعات کا ذکر ہو سکتا تھا۔ مگر یہاں تو زیادہ سے زیادہ ۱۰۸ سال کے واقعات بیان ہو سکتے ہیں۔ اور بس چنانچہ ذیل کی فہرست ملاحظہ ہو۔ اگر قرآن دائمی اور تا بہ قیامت کتاب ہے۔ تو اس کی پیشگوئیوں کی تاریخیں بھی تا بہ قیامت وسیع ہونی چاہئیں۔

ص	۱۴	طٰہٰ	۴۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ن	۲۵	طسم	۵۲
طس	۲۸	المرا	۵۸
حم	۳۰	المص	۶۲
الر	۳۴	حم عسق	۸۱
یٰس	۴۰	کھیعص	۱۰۸

فتح کا نقارہ

سب سے زیادہ قربانی کرنے والی ذات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تھی۔ وہ قربانی کا جذبہ ہی تھا۔ وہ احساس ہی تھا۔ جو آپ کو خلوت سے جلوت میں کھینچ لایا۔ وہ آہیں۔ وہ فغاں وہ نالے جو آپ کے سینے سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش دلا رہے تھے۔ انہی کے طفیل دنیا کو وہ ابدی ہدایت تامہ عطا کیا گیا۔ جو کہ اس کے لئے ازل سے مقدر کیا گیا تھا۔ آپ کے آنے سے ان برکات کے رستے کھول دیئے گئے۔ جو پہلے کسی قوم کو نہ ملی تھیں۔ آپ کے دل سے وہ روحانی چشمے پھوٹے کہ جن سے عشاق نے اپنی تشنگی کو دور کیا اور تر و تازگی حاصل کی۔ آپ مئے عشق کا وہ جام لائے۔ جس کے پینے سے دیوانے بھی فرزانے ہو گئے جس کے پینے سے جاہل لوگوں کو علم سکھانے لگ گئے۔ وہ جام آپ کے بابرکت ہاتھوں کا لایا ہوا جام دنیا میں ہمیشہ بٹتا رہیگا۔ اس کے ایک ایک قطرہ سے افراد نہیں خاندان۔ خاندان نہیں قوموں کی قومیں زندہ ہوتی چلی جائیں گی۔ یہ سب تغیر یہ سب انقلاب اس جوش اس قربانی کے جذبہ کی طفیل ہوا۔ جو آپ کے سینہ میں موجزن تھا۔ آپ پر کوئی بھی دن ایسا نہیں آیا۔ جب آپ نے قربانی نہ کی ہو۔

وہ قوم جس میں مخلوقِ خدا کی بھلائی کی خاطر خدا کے دین کی خاطر اپنی پیاری سے پیاری چیز قربان کرنے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی قوم خدا کی قوم کہلاتی ہے۔ ایسی قوم کو اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے۔ اور اپنے فضل سے اس کو کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ جماعت کی زندگی کی یہی علامت ہوتی ہے۔ کہ وہ ۱۰۰ء [illegible] کی زندگی کی خاطر۔ ان مردوں کی زندگی کی خاطر جو قبروں میں دبے پڑے سوتے ہیں۔ ہر اس تکلیف اور ہر اس اذیت میں اپنے آپ کو خوشی سے ڈال دیتی ہے۔ کہ جس میں سے گذر کر اس کے لئے فتح کا دن مقرر ہوتا ہے۔ جس دن وہ یہ سمجھ لیتی ہے۔ کہ اس کی زندگی اس کی نہیں بلکہ خدا کے دین کیلئے ہے۔ اس کی جائدادیں اس کی نہیں بلکہ خدا کے دین کے لئے ہیں۔ اور پھر وہ خدائی آواز جو اس وقت کے امام کے منہ سے بلند ہوتی ہے۔ اس پر لبیک کہتی اور اپنی جان بھی قربان کر دیتی ہے۔ اور اپنا مال بھی اور اپنے کہنے کے مطابق عمل بھی کر دکھاتی ہے۔ اس دن وہ جماعت ایک زندہ جماعت کہلانے کی مستحق ہوتی ہے۔

ہمارا کام سلسلہ کے کھوئے ہوئے متاع کو واپس لانا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کھوئی ہوئی وراثت آپ کو واپس دلانا ہے۔ ہم نے اسلام کی حکومت اور اس کا نظام دنیا میں قائم کرنا ہے۔ ہم نے دلوں کو فتح کرنا ہے۔ ہم نے لوگوں کی اصلاح کرنی ہے۔ ہماری ذمہ داریاں بہت وسیع ہیں۔ ہماری منزل بہت دور ہے۔ ہماری جدوجہد کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ دنیا کی سب قوموں سے بڑا ہے۔ اس کے لئے جتنی بھی قربانی ہمیں کرنی پڑے وہ اس کا مستحق ہوگا۔ جو طاقت ہمارے اندر ہے وہ دنیا کی سب قوموں سے کم ہے۔ اس کے کفارہ کے لئے بہت بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ہم ہر آن اور ہر لحہ قربانیوں میں آگے ہی بڑھتے چلے جائیں۔ اور ہمارا ہر قدم آگے ہی کو اٹھتا چلا جائے۔ موت میں ہمیں زندگی نظر آئے۔ اور حسین ترین ہستی کی خاطر اٹھائی ہوئی تکالیف میں ہمیں لذت حاصل ہو۔ اس کے رستہ میں چلتے ہوئے گرد جو ہماری آنکھوں میں پڑے۔ وہ ہمارے لئے سرمہ ہو۔ اس کے رستہ میں کھائے ہوئے پتھر ہمارے لئے پھول ہوں اس کی رضا کی خاطر ہماری ہار ہمارے لئے فتح ہو۔ اس کے نام کی خاطر اٹھائی ہوئی ذلت ہمارے لئے عزت ہو۔ اس کے دین کے احیا کی خاطر جو ہمیں گالیاں ملیں وہ ہمارے لئے درود ہو۔ ہماری ایک آنکھ اگر دشمن کے تنگہ سے نکل چکی ہو۔ تو دوسری بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں نکلنے کے لئے بے تاب ہو۔ ہمارا ہر ذرہ اس دودا آقا کے لئے قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار ہو۔ جس نے ہمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا ہادی عطا فرمایا۔ ہم مردہ تھے اس نے حضرت میرزا غلام احمد جیسا مسیحا عطا فرمایا۔ ہم زندہ ہوئے اور دوسری مردہ قوموں کو زندہ کرنے کے لئے بے تاب تھے۔ اس نے ہماری تضرعات کو سنا اور ہم پر کرم کرتے ہوئے اپنی قدرت کا نشان دکھاتے ہوئے وہ جس کو حقیر سمجھا جاتا تھا۔ اس کو اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کر کے ان کنواریوں کی خاطر اس دولہا کو بھیجا جس کی وہ انیس سو سال سے انتظار کر رہی تھیں۔ اب اگر ہم دین کی خاطر۔ دنیا کی اصلاح کی خاطر قربانیاں نہ کرینگے۔ تو اور کون کریگا۔ ہم اگر اپنی زندگیوں کو دین کی خاطر وقف نہیں کرینگے۔ تو اور کون کریگا۔ ہم اگر اپنی اولادوں کو دین کی خاطر وقف نہیں کرینگے تو اور کون کریگا۔ ہم اگر اپنی جائدادیں دین کی خاطر وقف نہیں کرینگے تو اور کون کریگا۔ دنیا میں سب سے بڑا محسن اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اس کے احسانوں کے نیچے سب سے زیادہ دبی ہوئی احمدیہ جماعت ہے۔ کاش کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور اپنے فرائض کو ادا کریں۔

ہمیں صحیح قربانیوں اور مسلسل قربانیوں کی عادت اپنے اندر ڈالنی چاہئے۔ وہ قربانیاں جو اخلاص اور تقویٰ کے رنگ سے رنگین ہوں۔ استقلال اور دوام کا سہرا ان کے ماتھے پر ہو۔ ہر مستقل نیکی جنت کا ایک مکان ہے۔ تو پھر مستقل قربانیاں تو جنت کے لئے محل ہیں۔ اس لئے آؤ ہم بغیر ماندگی کے بغیر وقفہ کے بغیر تنزل کے بغیر قدم ڈگمگانے کے بڑھتے چلے جائیں۔ تیز تیز قدم اٹھاؤ کیونکہ جس کے ساتھ ہم نے چلنا ہے۔ وہ بڑا تیز قدم ہے۔ اس کے قدم کے ساتھ قدم ملاؤ جس کے لئے یہ مقدر ہو چکا ہے۔ کہ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ کوئی فتح قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور کوئی قربانی استقلال کے بغیر اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ہم نے دلوں کو فتح کرنا ہے۔ اور دلوں کو فتح کرنا ملکوں کے فتح کرنے سے زیادہ مشکل ہوا کرتا ہے۔

ہماری استقلال سے کی ہوئی قربانیاں اس وقت تک کوئی پھل نہیں لا سکتیں۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں برکت نہ ڈالے۔ اور انہیں قبول نہ فرمائے۔ الٰہی جماعتوں نے کبھی اپنی طاقت اور اپنی قوت سے فتح حاصل نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے دعائیں کیں۔ اور التجائیں کیں۔ انہوں نے خدا کی رحمت کے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ اور ان کے لئے کھولا گیا۔ دینی کاموں میں تو کوئی کامیابی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک دعا نہ کی جائے۔ دعا کے بغیر ہماری قربانیوں کے وہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے جو ہم دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ کیونکہ ان نتائج کا پیدا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس لئے آؤ ہم قربانیاں کریں۔ اور استقلال سے بغیر سانس لئے قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اور اس کے ساتھ دعائیں کریں۔ اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کریں۔ اور گڑگڑا کر اور آہ و زاری سے اپنے قادر خدا کے آگے جو کہتا ہے۔ کہ تم مانگو میں دونگا۔ اپنا کلیجہ چیر کر رکھ دیں۔ اس کے کوچہ میں ایک ایسا شور مچائیں جو آج سے تیرہ سو سال پہلے ایک جماعت نے مچایا تھا۔ اور اس کے دامن کو پکڑ کر اس کو اسی کا واسطہ دیکر جس کی خاطر اس نے زمین و آسمان پیدا کئے

یہ عرض کریں۔ کہ اے ہمارے خدا ہم کمزور ہیں۔ ناتوان ہیں اور ہر طرح سے بےبس ہیں۔ اور جو کام تو نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ اتنا وسیع اور اتنا اہم ہے۔ کہ ہم اسکو کرنے کے کسی طرح قابل نہیں۔ تو خود آسمان سے ہماری مدد کے لئے اتر اور ہماری حقیر اور ذلیل کوششوں کے بدلے میں دنیا میں وہ عظیم الشان نتائج پیدا کر۔ کہ جو اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے بطور ایک ایسے بیج کے ہوں۔ کہ جس سے وہ ابدی اور سایہ دار درخت پیدا ہو۔ جس کے نیچے تمام اقوام عالم نے امن کا سانس لینا ہے آمین ہمارے سپرد ہر اس ذم کو جو پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ دور کرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ کہ اے محمد رسول اللہ میں تجھے ہر مقام میں ہر میدان میں ہر زمانے میں مقام محمود عطا کروں گا مگر شرط یہ ہے۔ کہ تم اور تمہارے ساتھی انابت الی اللہ اپنے دلوں میں پیدا کر کے ہر گھڑی میرے دروازے سے میری مدد طلب کرتے رہو۔ اس زمانہ میں عاشقوں کے سرتاج فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وہ وہ اعتراضات کئے گئے ہیں۔ کہ جن کا کروڑواں حصہ اعتراضات کسی شریر سے شریر انسان پر بھی نہیں کئے گئے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بلند سے بلند ترین مقام محمود عطا کرنے کے لئے ہمارے آقا۔ ہمارے دلوں کے بادشاہ جس کے ادنیٰ سے اشارے پر ہم کٹ مرنے کو تیار ہیں۔ یعنی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو عین وقت پر مصلح موعود کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اور ہمیں اب وہی انابت الی اللہ اختیار کرنی ہے۔ جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کی۔ اور اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانا ہے۔

جب ہماری دعائیں اور ہماری کوششیں ملاء اعلیٰ کی کوششوں کے متوازی ہو جائینگی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کھوئی ہوئی وراثت آپ کو پھر مل جائیگی۔ آپ کو وہ مقام محمود عطا کیا جائے گا۔ جس کے لئے ہمارا پیارا محمود آج کوشاں ہے۔ اس مقام محمود کے ملنے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی فتح کا نقارہ بجا دیا جائیگا۔

(خاکسار عبد الحمید آصف واقف تحریک قادیان)

نزولِ وید۔ شادی۔ تعدد ازواج اور آریہ سماج

آریہ سماج کے دس نیم (اصول) ہیں۔ جن کو روزانہ صبح شام آریہ سماجی سندھیا کرتے وقت دہراتے ہیں۔ ان میں چوتھا اصل یہ ہے۔ کہ "سچ کو قبول کرنے اور جھوٹ کو ترک کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔" ہم آج دو باتیں اپنے آریہ سماجی دوستوں کی خدمت میں ایسی عرض کرتے ہیں۔ جو اصلی ویدک دھرم کے صریح خلاف ہیں۔ اور ان دونوں کا گہرا تعلق سوامی دیانندجی کے ساتھ ہے۔ اس وجہ سے آریہ دوستوں کے لئے دو ہی جائز صورتیں ہیں۔ یا تو ان دونوں باتوں کو ویدک لٹریچر کی مستند کتب سے جائز اور صحیح ثابت کریں۔ یا پھر مذکورہ بالا اپنے چوتھے اصول پر عمل کرتے ہوئے ان کے غیر صحیح ہونے کا اعلان کر دیں۔

وید کس طرح نازل ہوئے

پہلی بات:۔ ویدوں کے نزول کے متعلق سوامی جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ "آغاز عالم میں چاروں وید اگنی[1]۔ وایو[2]۔ آدتیہ[3] اور انگرا[4] ان رشیوں پر نازل ہوئے۔ یعنی ان چاروں رشیوں کے دل میں ایک ایک وید کو ایشور نے ظاہر کیا۔ دیانندجی نے شتپتھ برہمن کے کانڈ ۱۱ کی ایک مختصر سی عبارت دیکر مندرجہ بالا دعویٰ کیا ہے۔ اور بقول ان کے یہ دعویٰ شتپتھ براہمن سے ثابت ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ شتپتھ برہمن کے کانڈ ۱۱ صفحہ ۵۷۹ سے یہ قطعاً ثابت نہیں۔ بلکہ وہاں یہ لکھا ہے کہ "پہلے ایشور نے زمین[1]۔ آسمان[2] اور آسمانوں پر جنت[3] یہ تین جہان پیدا کئے پھر ان تینوں جہانوں سے یہ تین چیزیں پیدا کیں۔ زمین سے (اگنی) آگ[1]۔ آسمان سے (وایو) ہوا[2] اور جنت سے (سوریہ) سورج[3] پھر ان تینوں چیزوں (آگ[1]۔ ہوا[2]۔ سورج[3]) کو تپا کر ان میں سے ایک ایک وید پیدا کیا۔ آگ[1] (اگنی) میں سے رگوید ہوا[2] (وایو) میں سے یجروید اور سورج[3] (سوریہ) میں سے سام وید" یہاں نہ انگرا رشی کا ذکر اور نہ اتھروید کا ذکر ہے۔ اور نہ ہی یہ کہ اگنی[1]۔ وایو[2] اور آدتیہ[3] رشی تھے۔ بلکہ یہاں اگنی۔ وایو۔ سوریہ تین لفظ ہیں۔ جن کے معنے آگ۔ ہوا اور سورج ہیں۔ چنانچہ بالکل یہی بات کتاب اتیرے برہمن نے بیان کی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ سورج کے لئے شتپتھ برہمن میں (سُوریات سام ویدہ) لفظ سُوریہ کا ہے۔ اور اُتیرے برہمن میں (سام وید آدِتیات) یعنی سورج کے لئے آدتیہ کا لفظ آیا ہے۔ اور یہ دونوں (آدتیہ۔ سوریہ[2]) سورج کے نام ہیں۔ چنانچہ سنسکرت زبان کی سب ڈکشنریاں یہ بیان کر رہی ہیں۔ لہذا سوامی جی کا دعویٰ اس کتاب سے قطعاً ثابت نہیں۔ اور اسی وجہ سے آریہ سماج کے مشہور پرچارک اور ودوان پنڈت ویدک منی جی نے اپنی کتاب وید سروسو میں صاف لکھا ہے۔ کہ "چاروں وید وشوامتر[1]۔ وششٹھ[2]۔ اتری[3]۔ کنو[4]۔ اگستیہ[5] وغیرہ بہت سے رشیوں نے بنائے تھے۔" صہ

اور یہی بات ویدوں اور ویدوں کی ڈکشنری نرکت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ موجودہ وید اگنی[1]۔ وایو۔ آدتیہ[3] اور انگرا[4] پر نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ وشوامتر[1]۔ وششٹھ[2]۔ اتری[3]۔ کنو۔ گوتم[5]۔ وامدیو[6] وغیرہ بیسیوں رشیوں نے بنائے تھے۔ لہذا آریہ سماجی دوستوں کا عموماً اور پنڈت رامچندر دہلوی پنڈت بھگوت دت لاہوری پنڈت کالی چرن آگرہ کا خصوصاً فرض ہے۔ کہ وہ یا تو شتپتھ برہمن سے سوامی جی کا دعویٰ سچا ثابت کریں۔ یا پھر اپنے چوتھے اصول پر عمل کرتے ہوئے جرأت کے ساتھ یہ اعلان کر دیں۔ کہ سوامی جی کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے۔

دوسری بات:۔ سوامی دیانندجی نے عمر بھر شادی نہیں کی۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے ان کے اس فعل کو اس قدر سراہا ہے۔ کہ اپنی ایک کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں بانیٔ آریہ سماج کی یہی فضیلت بیان کی ہے۔ گویا بقول پنڈت لیکھرام صاحب عمر بھر مجرد رہنا بہت بڑی نیکی ہے۔ حالانکہ ویدک دھرم اس کے بالکل خلاف ہے۔

پیشتر اس کے کہ شادی کی فضیلت اور مجرد رہنے کی برائی ویدک دھرم سے بیان کروں۔ ویدک دھرم کی تعریف وحقیقت ویدک لٹریچر سے بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ویدک دھرم کی تعریف گوتم دھرم سوتر نے یہ کی ہے:۔ "وید اور دھرم شاستر اور بڑے بڑے پرانے رشیوں اور اوتاروں کا فعل یہ سب ویدک دھرم ہے۔"

ماحصل یہ کہ ویدک دھرم کی مستند کتب کے احکام اور وید بنانے والے رشیوں اور اوتاروں کا طرز عمل ویدک دھرم ہے۔ اب جبکہ ہم مرد کے مجرد رہنے کو ویدک دھرم سے پرکھیں۔ تو وہ اسے خوبی نہیں بلکہ برائی قرار دیتا ہے۔ حتیٰ کہ نجات کا دارومدار شادی کرنے اور پھر بیٹے پیدا کرنے پر رکھا ہے۔ چنانچہ صاف لکھا ہے۔ کہ جس کے ہاں کوئی بیٹا نہیں۔ وہ جہنمی ہے۔ اور جس نے شادی نہیں کی۔ وہ جہنمی ہونے کے علاوہ اس دنیا میں بھی ادھورا ہی ہے۔ چنانچہ ویدوں کی ڈکشنری نرکت نے اس بات پر بحث کرتے ہوئے کہ بیٹے کو پُتر کیوں کہتے ہیں۔ لکھا ہے۔ "پُم نرکم تتس ترایتے اِتی پُترہ" (نرکت ۲ صفحہ ۱۱) یعنی پُم جہنم کا نام ہے اور بیٹا اپنے باپ کو جہنم سے نجات دیتا ہے۔ اس لئے بیٹے کو پتر کہتے ہیں"۔ ملاحظہ ہو اتری دھرم شاستر ادھیائے ۱ شلوک ۵۲ و ۵۳

"باپ اگر مرتے وقت بھی اپنے پیدا ہوتے بیٹے کا منہ دیکھ لے۔ تو بھی وہ جنت کو جاتا ہے بیٹے کے پیدا ہونے میں باپ پاک ہو کر جنت کا حقدار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بیٹا ہی جہنم سے بچانے والا ہے۔ اس لئے انسان کو بہت سے بیٹوں کی آرزو کرنی چاہیئے۔" (آگے ملاحظہ ہو وششٹھ دھرم شاستر ادھیائے ۱۷)

"باپ اگر مرتے وقت بھی اپنے پیدا ہونے والے بیٹے کا منہ دیکھ لے۔ تب بھی اسکی نجات ہو جاتی ہے۔ لیکن جن کا کوئی بیٹا نہیں۔ اس کی نجات نہیں ہو سکتی۔ وہ جہنمی ہے" آگے ملاحظہ ہو ویاس دھرم شاستر ادھیائے ۲ شلوک ۱۰

"جب تک انسان شادی نہیں کرتا تب تک وہ آدھا اور ادھورا ہی رہتا ہے۔"

وید کے رشیوں اور اوتاروں کی حالت

یہ جو کتابی حوالے درج کئے گئے ہیں۔ ان سے صاف طور پر یہ چار باتیں ثابت ہیں۔ (۱) مجرد رہنا بہت بڑا گناہ ہے۔ (۲) مجرد آدمی اس دنیا میں ادھورا اور بعد الموت سیدھا جہنم کو جاتا ہے۔ (۳) بغیر شادی بلکہ بغیر بیٹا پیدا کئے نجات ہو ہی نہیں سکتی۔ چاہے اور کتنی ہی نیکیاں انسان کرے۔ مرد کو ایک نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ بیویاں کرنی چاہئیں تاکہ بہت سے بیٹے پیدا ہوں۔ اب ہم ان مقدس رشیوں اور اوتاروں کے حالات پیش کرتے ہیں۔ جو ویدوں اور ویدک دھرم کے جنم داتا تھے۔ ویدک دھرمی رشیوں میں سے سب سے بڑے رشی پانچ گذرے ہیں۔ جنہوں نے وید منتر بنائے۔ اس بات کو تفصیل کے ساتھ پروفیسر ستیہ ورت صاحب نے اپنی کتاب نرکت الوچن میں بیان کیا ہے۔

اور حقانی بھی وید تیار کرنے والے رشی ارس بڑے ہونے چاہئیں لیکن ان میں بڑے بڑے یہ ہیں۔ اتری۔ وسشٹھ۔ وشوامتر۔ کنو۔ گوتم۔ بھردواج۔ انگرا۔ وام دیو۔ سوبھری۔ اگستیہ سکے سب وید منتر انہی رشیوں اور کچھ ان کی اولادوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ سب رشی نہ صرف شادی شدہ تھے بلکہ کئی ان میں ایسے تھے جن کے ایک درجن سے زیادہ بیٹے اور ایک کے ہاں تین درجن سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں تھیں۔ چنانچہ سوبھری رشی نے جبکہ ان کی عمر اسی برس سے بھی تجاوز کر چکی تھی بلکہ نت راجہ ترسدسیو کی پچاس نوجوان بیٹیوں سے شادی کی تھی۔ اسکو ویدک کتب نے بیان کیا ہے۔ سناتن دھرمیوں کا سب سے مشہور و معتبر ماہوار مذہبی رسالہ "کلیان" گورکھپور سے نکلتا ہے اس کے ماہ ستمبر ۱۹۴۳ء کی اشاعت میں پنڈت بلدیو اپادھیا ایم اے نے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "دریائے سوواستو کے کنارے شادی کے مہمانوں کے لئے پنڈال بنایا گیا۔ اور پھر سب کے سب جوانے پر مہاراجہ ترسدسیو نے اپنی پچاس بیٹیوں کی شادی سوبھری رشی کے ساتھ کر دی" اور یہ راجہ بھی وہ بزرگ ویدک دھرمی ہے جس کا ذکر رگوید میں آتا ہے۔ یہ نمونہ رشیوں کا ہے۔ اب ذرا اوتاروں کی حالت ملاحظہ ہو۔ سب اوتاروں میں بڑے حضرت کرشن جی مانے گئے ہیں۔ اس میں کسی ویدک دھرمی کو کلام نہیں۔ ان کی ایک وقت میں ایک سو سے بھی زیادہ بیویاں تھیں۔ کتاب شری مدبھاگوت کے سکند ۱۰ میں ان کی بیویاں اسطرح بتائی گئی ہیں۔ رکمنی۔ ستیا۔ جامونتی۔ بستیہ بھاما۔ کالندی۔ مادری۔ متروندا۔ بھدرا۔ ان کے علاوہ اور بھی ان کی ہزاروں یا بہت سی بیویاں تھیں جو راجہ بھوم کو قتل کر کے اس کے زنان خانے سے کرشن کو حاصل ہوئیں۔ پھر بہت سی لونڈیاں بھی تھیں صرف تین ہزار لونڈیاں تو ان کی بیوی ستیا کے ساتھ اس کے باپ نے کرشن کو دی تھیں (غرض کہ علم) اسطرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ بیویاں کرشن کے تھیں جن سے بہت سے بیٹے ہوئے (شری مدبھاگوت سکند ۱۰) پس از روئے ویدک دھرم ایک سے زیادہ شادیاں کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ اور یہی ویدک دھرم کے اور ویدوں کے جنم داتاؤں یعنی رشیوں اور اوتاروں کا طریق عمل ہے۔ مگر سوامی دیانند جی نے اس کے بالکل برعکس کہا۔ اب آریہ سماجی دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے چوتھے اصول کے مطابق پنڈت لیکھرام صاحب کے قول اور سوامی جی کے اس عمل کے ویدک دھرم کے خلاف ہونے کا اعلان کر کے اپنے آریہ ہونے کا ثبوت دیں یا پھر ویدک لٹریچر کی مستند کتب سے میرے بیان کی تردید کریں

خاکسار:- پروفیسر ناصرالدین عبداللہ چترویدی قادیان

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں ضروری گزارش

مجلس مشاورت ۲۰ء۳۱ میں نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز کے متعلق حضرت مصلح الموعود امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثرت آراء کے حق میں یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ "جس جماعت کے چندہ دہندگان کی تعداد بیس یا بیس سے زیادہ ہو وہ لازماً روزانہ اخبار "الفضل" منگوائے اور جس کے چندہ دہندگان اس سے کم ہوں۔ وہ کم سے کم "الفضل" کا خطبہ نمبر خریدے۔ اب جبکہ زمیندار جماعتوں کے حالات بھی بہتر ہو چکے ہیں۔ جملہ نمائندگان کو خاص توجہ فرما کر اپنی اپنی جماعت کے متعلق اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ آیا وہ اس فیصلہ کی تعمیل کرنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی غافل تو نہیں رہی۔ اور انفرادی طور پر بھی موثر طور پر تحریک کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہر ذی استطاعت روزانہ "الفضل" منگوائے یا کم از کم خطبہ نمبری منگوائے۔ اور اپنے غیر احمدی و غیر مسلم احباب کو باقاعدہ پڑھا کر تبلیغ کے فرض کی ادائیگی کی کوشش کرے۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے فرمان کے مطابق "ساعت اقدام آچکی ہے یا آنے والی ہے"۔ اس لئے اب غفلت میں پڑے سونے کا وقت نہیں۔ بلکہ خدا کے موعود مصلح موعود کی آواز کی طرف ہر آن کان رکھنے کا وقت ہے اور ہشیار رہتے ہوئے "ساعت اقدام" کے اعلان کا انتظار کرنا ہی آپ کو پہلی گھڑی میں ثواب حاصل کرنے کی توفیق دلا سکتا ہے۔ اور اس مبارک ساعت کا اعلان اور اس سے متعلق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے فرمودہ احکام جلد سے جلد پہنچانے کی سعادت "الفضل" کو ہی نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اس تحریک کے ذریعہ نمائندگان مجلس مشاورت کو بالخصوص اور جملہ احباب کرام کو بالعموم "الفضل" کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس سلسلہ میں پوری سرگرمی سے کوشش فرما کر ممنون فرمائیں گے

(منیجر الفضل)

استقلال کی جیت

ہماری پیش قدمی کا یہ سارا ہندوستانی جوانوں کے کارناموں سے روشن ہے ۔ دشمن کا جتنا علاقہ کو ظاہر کرتا ہے جو آزاد کرایا جا چکا ۔

ویما پور ، کوہیما ، بشن پور ، اکھرول ۔ یہ نام مئی اور جون ۱۹۴۴ء کے تشویشناک دنوں کی یاد دلاتے ہیں ۔ مگر ہمارے بہادر جوانوں کو شاباش جن کی انتھک کوششوں نے جنگ کا نقشہ بدل دیا ہے ۔ اب ان ناموں کی جگہ خبروں میں اور ہی نام نظر آتے ہیں ۔ فورٹ وائٹ ، گلیمیو ، کالیوا ، پی او ، اکیاب ، شویبو ۔ ۔ ۔ اس کے معنی کیا ہیں ؟ نقشے پر نظر ڈال کر دیکھئے ۔ برما کا ۸۰ ہزار مربع میل سے زائد علاقہ یعنی تقریباً ایک تہائی ملک ، دشمن کے پنجے سے چھڑایا جا چکا ۔ اور اب تک جاپانی غاصبوں کے ایک لاکھ سے زیادہ آدمی مارے یا زخمی کئے جا چکے ہیں ۔

ان جوانوں میں جن کی جانفشانیوں سے یہ فتح حاصل ہوئی ، ہندوستان کے ہر حصے اور ہر صوبے کے آدمی شامل ہیں ۔ ان میں ہر فرقے ، ہر ملت اور ہر ذات کے لوگ ہیں ۔ اس فتح کو حاصل کرنے میں ، جو سب سے بڑھ کر عالی ہمتی ، محنت کشی اور ثابت قدمی کا ثمرہ ہے ۔ ان بہادروں نے کیسی کیسی مشقتیں جھیلی ہوں گی ! ہم صرف قیاس کر سکتے ہیں ۔

البتہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ انھوں نے ہمارے امن و امان کی حفاظت کی ہے ۔ لیکن جب تک دشمن پر کامل فتح حاصل نہ ہو جائے ، ہم اپنے ملک کو جاپانی غاصبوں سے محفوظ نہیں سمجھ سکتے ۔ آیئے جنگی کوششوں میں پورا زور لگائیں !

دنیا کے کسی علاقہ جنگ میں اس سے لمبا کشتیوں کا پل موجود نہیں ہے ۔ اسے ہندوستانی فوج کے انجنیروں نے چند دن عبور کرنے کے لئے بنایا تھا ۔

بڑھے چلو !
فتح قریب ہے

حکومت ہند کے محکمہ انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۰ مارچ۔ فوجی مصلحت کے لحاظ سے مارشل منٹگمری کی فوجوں کے بارہ میں کوئی تازہ خبر نہیں دی گئی۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ہالٹن کے شہر پر قبضہ کر چکی ہے۔ جو ویزل اور منسٹر کے درمیان ہے۔ پہلی امریکن فوج کو بھی شاندار کامیابی ہوئی ہے۔ اور وہ ۵۵ میل تک پیش قدمی کر چکی ہے۔ تیسری امریکن فوج کے ٹینک سرحد سے ۱۴۰ میل تک آگے نکل چکے ہیں۔ جنوبی علاقہ میں اتحادی فوج نے دریائے مین کو پار کر لیا ہے۔

مغربی ہنگری میں روسی فوج بڑھتی ہوئی آسٹریا کی سرحد پار کر گئی ہے۔ یہاں سے کئی سو میل شمال کی طرف مشرقی پرشیا میں کونگسبرگ کے جنوب میں جرمنوں کا صفایا کر دیا ہے۔ سولہ دن میں روسی فوجیں پچاس ہزار جرمنوں کو قید اور اسی ہزار کو ہلاک کر چکی ہیں۔

واشنگٹن ۳۰ مارچ۔ ڈیڑھ سو بھاری امریکن بمباروں نے ٹوکیو پر پھر بمباری کی۔ اس حملہ سے شہر میں کئی جگہ آگ لگ گئی۔ اتحادی جنگی جہاز جاپان کے رستوں پر بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ ساکی شیماں کے جزیرہ پر خاص طور پر گولہ باری کی گئی۔ یہاں دشمن کے اہم فوجی ٹھکانوں کو آگ لگ گئی۔ ریوکیو کے جزائر پر بھی حملے برابر جاری ہیں۔ سیبو کے مشرقی کنارے امریکن فوج دو جگہ اور اتر گئی ہے۔

کلکتہ ۳۰ مارچ۔ امریکن ہوائی جہازوں نے ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر کل سنگاپور پر حملہ کیا۔ تیل کے ذخائر میں آگ بھڑک اٹھی۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ ایک سویڈش آرٹسٹ نے جو حال میں ہی جرمنی سے واپس آیا ہے۔ ایک انٹرویو میں یہ رائے ظاہر کی۔ کہ برلن کے لوگ مزید ایک مہینہ مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ برلن کی آبادی کو لگاتار بمباری سے سخت پریشانی کا سامنا ہے۔ اور وہ خاتمہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سوائے چند بستیوں کے برلن میں ایک عمارت بھی رہنے کے قابل نہیں۔ تازہ ترین اندازہ کے مطابق ڈریسڈن میں تین لاکھ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور قریباً ۷ لاکھ خانمان برباد۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت ہند کے ہوم ممبر سر فرانسس مڈی اور ہوم سیکرٹری مسٹر کرانتھ سمتھ سیکرٹری آف سٹیٹ سروسز میں بھرتی کے بارے میں مشورہ کے لیے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن جا رہے ہیں۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ ٹوکیو ریڈیو نے آج ایک اعلان میں بتایا۔ کہ جنگ کی نازک صورت حالات کے پیش نظر کوریا منچوریا اور چین میں مقیم ۱۷ سال سے اوپر کی عمر کے نوجوان جاپانی فوجی خدمت کے لئے نئے قانون کے ماتحت بلا لئے گئے ہیں۔

برلن ۳۰ مارچ۔ سوئٹزرلینڈ کے پولیٹیکل حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ سرکاری طور پر برلن کو خالی کر کے کسی نامعلوم مقام کو چلی گئی ہے۔

لکھنؤ ۳۰ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے پنڈت گووند بلبھ پنت کو غیر مشروط طور پر صحت کی بناء پر رہا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ ان کو ہرنیا کے لئے اپریشن کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ یونائیٹڈ پریس کے فوجی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مارشل کیسلرنگ نے دور دراز محاذ کا معاینہ کرنے اور فوجی افسروں سے کانفرنس کرنے کے بعد ہٹلر کے حکم کے ماتحت فوجوں کی کمان سنبھالنے سے معذوری کا اظہار کر دیا ہے۔ فان رنسٹڈ جس کی جگہ کیسلرنگ کو مقرر کیا گیا تھا۔ زیر حراست ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کیسلرنگ کا بھی یہی حشر ہوگا۔

پیرس ۳۰ مارچ۔ محاذ جنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرمنوں کی ساری مغربی ڈیفنس لائن ختم ہو گئی ہے۔ اور جرمن فوجوں نے عام پسپائی شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ بے لگام نازی لیڈروں کی طرف سے اب سنسنی خیز اقدامات کی توقع کی جا رہی ہے۔ اب جبکہ مشرق اور مغرب کی طرف سے اتحادی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ بہت سی فوجیں ہٹلر کا ساتھ چھوڑ رہی ہیں۔ نازی سائیکولوجی کے ماہرین کا بیان ہے۔ کہ نازی لیڈر کسی بھی وقت وسیع پیمانہ پر گیس کا استعمال شروع کر سکتے ہیں۔ ہٹلر کی جائے قیام برختس گیڈن سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہ فوری طور پر گیس استعمال کرنے پر تلا ہوا ہے۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ایمری نے لارڈ ویول کے دورہ لنڈن کے متعلق کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ پوچھا گیا کہ کیا اس بحث و تمحیص میں وائسرائے ہند کی کونسل کو ہندوستانی بنانے کے متعلق مسائل بھی ہیں۔ مسٹر ایمری نے کہا۔ تمام مسائل۔ پھر پوچھا گیا۔ کہ کیا ان مسائل میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کا سوال بھی ہے۔ آپ نے پھر یہی کہا۔ کہ تمام سوالات۔

گوام ۳۰ مارچ۔ برطانیہ کا بحرالکاہل کا بیڑا میدان جنگ میں آنے کے لئے بالکل تیار ہو چکا ہے۔ اس میں ہر ملک کے جہاز ہونگے۔ جہازوں کی مرمت کا انتظام بھی ساتھ ہی شامل ہے۔

کانڈی ۳۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وسطی برما میں لڑائی فی الحال بند ہو گئی ہے۔ ۱۴ ویں فوج اپنے مورچوں کو مستحکم بنانے اور از سر نو تیاریاں کرنے میں مصروف ہے۔

دہلی ۳۰ مارچ۔ مرکزی اسمبلی کا بجٹ سشن ختم ہو کر اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ کل ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۳ء تک پانچ سال کے عرصہ میں ہندوستان میں نوے لاکھ ۷۹ ہزار آدمی ملیریا سے ہلاک ہوئے۔ یہ بھی بتایا گیا۔ کہ ہندوستان میں کھانڈ کی پیداوار دس لاکھ سے ۱۲ لاکھ ٹن سالانہ ہے۔